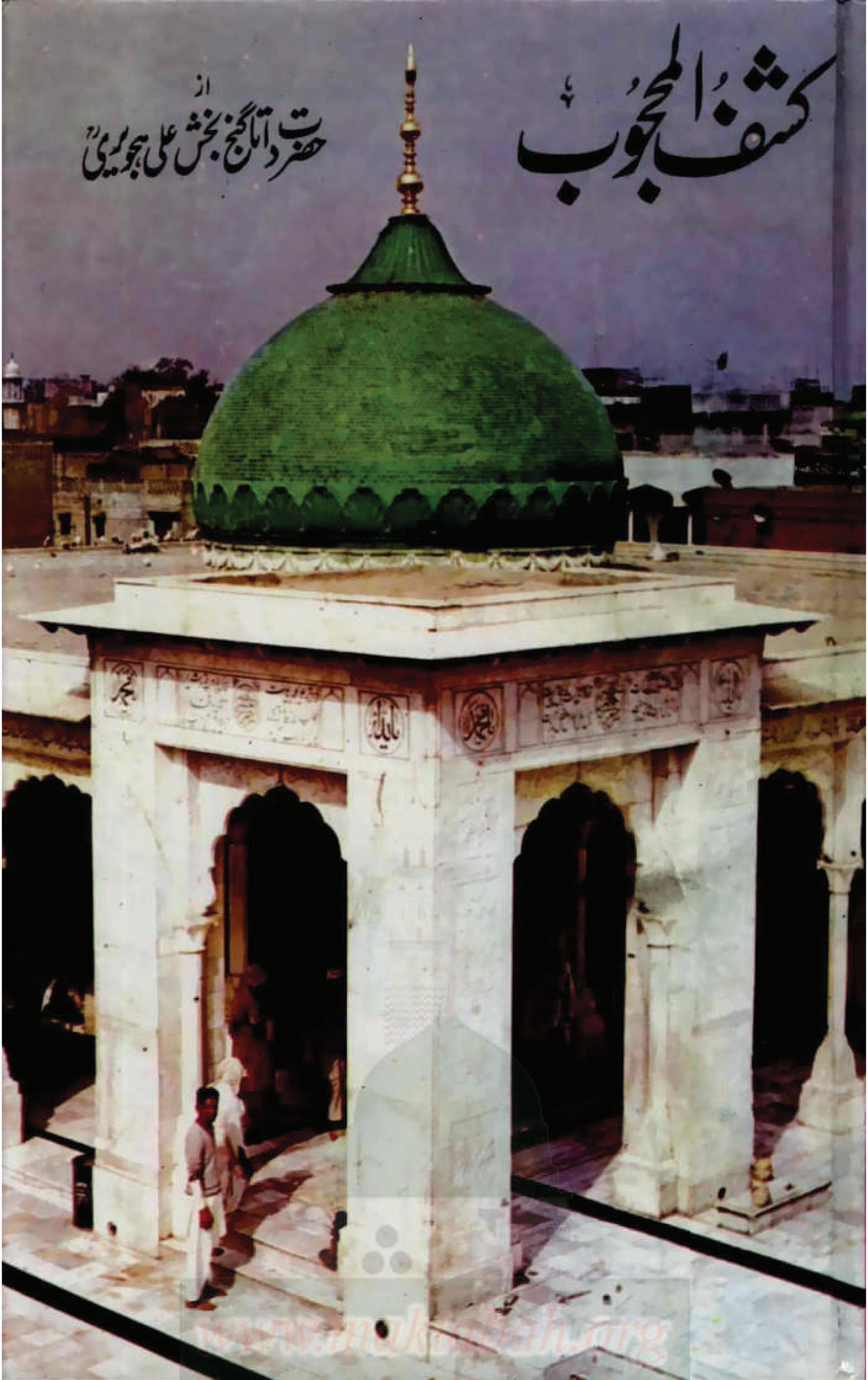
کشف المحجوب

از

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ



کشف المحجوب

مصنّف

حضرت سید علی بن عثمان ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

مقدّمہ

حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

علامہ فضل الدین گوہر

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور - کراچی - پاکستان

نام کتاب	كشف المحجوب
مصنف	قطب زماں سید علی بن عثمان الجلابی الہجویری المعروف حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ
مترجم	حضرت علامہ فضل الدین گوہر
مقدمہ	حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ
نظر ثانی	جناب الحاج بشیر حسین ناظم
زیر نگرانی	قاری اشفاق احمد خان
تاریخ اشاعت	جون 2010ء
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
کمپیوٹر کوڈ	TF1
قیمت	-/250 روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 37221953 فیکس:۔ 042-37238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 042-37225085-37247350

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون: 021-32212011-32630411۔ فیکس:۔ 021-32210212

ابوعلی بن محمد القاسم الرودباری 222
ابوالعباس قاسم بن المہدی سیاری 223
ابوعبداللہ محمد بن خفیف 224
ابوعثمان سعید بن سلام المغربی 224
ابو القاسم بن ابراہیم بن محمد بن
محمود نصیر آبادی 225
ابوالحسن علی بن ابراہیم الحصری 225
بارھواں باب
متاخرین صوفیا 227
ابوالعباس احمد بن محمد القصاب 227
ابوعلی بن حسین محمد الدقاق 228
ابوالحسن علی بن احمد الخرقانی 229
ابوعبداللہ محمد بن علی 230
ابوسعید فضل اللہ بن محمد المیہنی 230
ابوالفضل محمد بن الحسین الختلی 232
ابو القاسم عبدالکریم بن ہوازن
قشیری 233
ابوالعباس احمد بن محمد الاشقانی 233
ابوالقاسم بن علی بن عبداللہ الگرگانی 234
ابواحمد المظفر بن احمد بن حمدان
تیرھواں باب
مختلف ممالک کے صوفیائے کرام 238
شام وعراق 238
فارس 238
قہستان، آذر بائیجان، طبرستان
اور کمس 239
کرمان 239
خراسان 239
ماوراء النہر 240
غزنین 241
چودھواں باب
اہل تصوف کے مکاتب 243
محاسبیہ 243
قصاریہ 252
طیفوریہ 252
جنیدیہ 258
نوریہ 258
سہلیہ 265
حکیمیہ 285
خرازیہ 323
خفیفیہ 329
سیاریہ 334
حلولیہ 342
پندرھواں باب
توبہ اور اس سے متعلقہ امور 381
سولھواں باب

نام ہے اور ابدیت میں بجز ذات وصفات حق کے کوئی دو چیزیں مساوی نہیں ہوسکتیں۔ جمع ہرگز جمع نہیں اگر تفصیل و تجزیہ میں ذات وصفات کو جدا جدا کیا جا سکے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حق تعالیٰ کی صفات ازل سے ابدتک اس کی ذات سے وابستہ وموجود ہیں۔ ذات حق اور اس کی صفات علیحدہ اور مختلف نہیں ہیں کیونکہ وحدانیت میں تفریق واعداد کا وجود نہیں ہوتا۔ اس نقطۂ نظر سے جمع صرف مذکورہ صورت میں ممکن ہے۔

تفرقہ فی الحکم کی نسبت افعال خداوندی سے ہے جو مختلف الانواع ہوا کرتے ہیں۔ ایک کے لئے حکم وجود ہے۔ دوسرے کے لئے حکم عدم۔ مگر وہ عدم جس کے لئے وجود بھی ممکن ہو۔ ایک طرف حکم بقا ہے دوسری طرف حکم فنا۔

پھر ایک اور گروہ ہے جو ان الفاظ کا اطلاق علم پر کرتا ہے۔ بقول اس گروہ کے ''جمع علم توحید اور تفرقہ علم احکام'' کا نام ہے۔ الغرض علم جمع کی اصل اور تفرقہ شاخوں کی مانند ہے۔ اسی سلسلہ میں کسی شیخ بزرگ کا قول ہے: ''جس چیز پر اہل علم متفق ہوں وہ جمع اور جس چیز سے متعلق اختلاف ہو وہ تفرقہ ہے''۔

جملہ محققین تصوف اپنے اقوال اور اپنی عبارات میں لفظ تفرقہ کو انسانی افعال (مکاسب) کے معنوں میں استعمال کرتے ہیں اور جمع سے انعامات خداوندی (مواہب) مراد لیتے ہیں۔ یعنی مجاہدہ ومشاہدہ۔ جو کچھ آدمی بزور مجاہدہ حاصل کرے وہ باعث پریشانی ہے اور جو محض عنایت وہدایت خداوندی سے میسر آئے وہ باعث اطمینان ہے۔ یہ آدمی کے لئے موجب افتخار ہے کہ وہ اپنے افعال ومجاہدہ کی امکانی آفات سے جمال حق کی بدولت محفوظ رہے۔ اپنے فعل کو فضل حق میں مستغرق سمجھے۔ اپنے مجاہدہ کو ہدایت حق کے سامنے ہیچ تصور کرے۔ کلی طور پر خدا پر توکل ہو اپنے تمام اوصاف کو وکالت حق کے سپرد کردے اور اپنے جملہ افعال کو اسی کی ذات اقدس سے منسوب کرے۔ یہاں تک کہ اس کے مکاسب کو اس کی اپنی ذات سے کوئی نسبت نہ رہے۔ جیسا کہ پیغمبر ﷺ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہا: ''جب بندہ مجاہدہ سے ہمارا تقرب تلاش کرتا ہے ہم

اسے اپنی محبت سے نوازتے ہیں۔ جب ہماری محبت کی نوازش ہوتی ہے تو ہم اس کے کان، آنکھ، اس کے ہاتھ اور اس کا دل ہو جاتے ہیں۔ وہ ہمارے ذریعہ سے سنتا ہے، دیکھتا ہے، بولتا ہے اور بست و کشاد کرتا ہے(1)۔'' یعنی ہمارا ذکر کرتے ہوئے وہ ذکر میں اتنا محو ہو جاتا ہے کہ اس کے ذاتی مکاسب فنا ہو جاتے ہیں۔ وہ خود فراموشی کے عالم میں فقط ہمارے ذکر میں ڈوب جاتا ہے۔ انسان ہونے کا احساس مٹ جاتا ہے اور وہ کیفیت وجد میں ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ کی طرح پکار اٹھتا ہے۔ **سبحانی سبحانی ما اعظم شانی** ''میں پاک ہوں میں پاک ہوں۔ میری شان کتنی بلند ہے۔'' ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ کے یہ الفاظ گفتار کا ظاہری لباس تھے بولنے والے حق تعالیٰ تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَلْحَقُّ یَنْطِقُ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ ''حق عمر رضی اللہ عنہ کی زبان سے گویا ہے(2)۔'' اصل حقیقت یہ ہے کہ جب جلال حق انسانی قلب پر غلبہ کرتا ہے تو انسان اپنی ذات سے فنا ہو جاتا ہے اور اس کی گفتار حق تعالیٰ کی گفتار ہو جاتی ہے۔ یہ غیر ممکن ہے کہ حق تعالیٰ کو مخلوقات یا مصنوعات سے امتزاج یا اتحاد ہو جائے یا وہ کسی چیز میں حلول کر جائے۔ اس کی ذات اس سے بہت بلند ہے اور بہت اونچی ہے ان چیزوں سے جو ملاحدہ اس کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

ہوسکتا ہے کہ جب عشق حق انسان پر غلبہ کرتا ہے اور اس کے دل و دماغ اس بوجھ کے متحمل نہیں ہو سکتے تو اسے اپنے کسب پر کوئی اختیار نہیں رہتا۔ اس حالت کو جمع کہتے ہیں مثلاً حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مستغرق و مغلوب تھے۔ آپ سے ایک فعل ظہور پذیر ہوا۔ حق تعالیٰ نے اسے اپنی طرف منسوب کیا اور فرمایا یہ میرا فعل تھا۔ وَ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَ لٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی (الانفال:17) ''اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وہ خزف ریزے تو نے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکے'' حضرت داؤد علیہ السلام سے بھی اسی قسم کا فعل ظہور پذیر ہوا۔ اس پر فرمایا: قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ (البقرہ:251) ''داؤد علیہ السلام نے جالوت کو قتل کیا۔'' یہ تفرقہ کی حالت تھی۔

1۔ صحیح بخاری 2۔ مشکوٰۃ المصابیح

کسی کے فعل کو اسی سے منسوب کرنے اور اپنی ذات سے منسوب کرنے میں بہت فرق ہے۔ انسان محل آفات وحوادث ہے۔ حق تعالیٰ کی ذات اقدس قدیم و بے آفت ہے۔ جب فعل حق انسان کے ہاتھوں ظاہر ہو اور انسانی امکان سے باہر ہو تو لامحالہ فعل حق متصور ہوگا۔ اعجاز کرامات کا یہی مقام ہے۔

جملہ منہاج معمول پر سرانجام پانے والے کام تفرقہ کے تحت آتے ہیں اور جملہ خوارق عادات جمع کے۔ ایک شب میں ''قاب قوسین'' کو پہنچنا فعل معمول نہیں اسے فعل حق تسلیم کرنا پڑے گا۔ اسی طرح کسی غیر موجود سے بات کرنا فعل معمول نہیں فعل حق متصور ہوگا۔ آگ سے بے گزند گزر جانا معمول نہیں فعل حق سمجھا جائے گا۔ حق تعالیٰ معجزات اور کرامات اپنے پیغمبروں اور ولیوں کو عطا کرتا ہے اپنے افعال کو ان سے اور ان کے افعال کو خود سے منسوب کرتا ہے جیسا کہ فرمایا، اِنَّ الَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ اللّٰہَ (الفتح:10) ''بیشک جو لوگ آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں حقیقتاً اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں۔'' پھر فرمایا، مَنۡ یُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰہَ (النساء:80) ''اور جس نے پیغمبر ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔'' پیغمبر ﷺ کا فرمانبردار اللہ کا فرمانبردار ہے۔''

اولیائے اللہ اسرار کے معاملے میں مجتمع اور ظاہری اطوار میں متفرق ہوتے ہیں۔ محبت حق جمع باطن سے مضبوط ہوتی ہے اور حقوق عبودیت تفرقہ ظاہر سے پایہ تکمیل کو پہنچتے ہیں۔ کسی شیخ کبیر کا قول ہے:

''میں نے اپنے اندرونی اسرار کو سمجھا اور تیرے ساتھ خفیہ طور پر گفتگو کی۔ ایک صورت سے ہم مجتمع ہیں اور ایک صورت سے متفرق۔''

''تیرے جلال نے تجھے میری مشتاق نگاہوں سے چھپا رکھا ہے۔ مگر عالم کیف میں تجھے دل کی گہرائیوں میں دیکھ رہا ہوں۔''

یہاں باطنی طور پر مجتمع ہونے کو جمع کہا گیا ہے اور خفیہ گفتگو (مناجات) کو تفرقہ۔ پھر جمع وتفرقہ دونوں کی اپنے اندر نشان دہی کی ہے اور ان کی بنیاد اپنی ذات کو قرار دیا ہے۔ یہ